Heroes who fulfill their personal sense of destiny

سورما جو اپنی شخصی رویا کو پایہء تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

CHRISTIAN WARRIOR

FORMATION OF A TEAM

AUGUST 2011

مسیحی جنگجو

جماعت کی تشکیل

ستمبر 2011ء

مصنف: پاسٹر جین کننگھم

سٹڈی بک: کرسچن واریئر

مترجم: پاسٹر پرویز رحمت مسیح

Email:gracebiblechurchpakistan@gmail.com

www.gbcpakistan.org

اس واسطے تم خدا کے سب ہتھیار باندھ لو تاکہ برے دن میں مقابلہ کر سکو

اور سب کاموں کو انجام دے کر قائم رہ سکو۔

پس سچائی سے......(افسیوں 6:13-14)

فہرست

پیش لفظ

سرگرمیاں 1

فوجی بھرتی 2

مشق 3

احکامات 4

قلعہ بند فوج 5

جماعت کی تشکیل 6

جنگ کی تفصیلات 7

کھڑے ہونا 8

جنگی حکمتِ عملی 9

مخبر سکاوٴٹ 10

پیش قدمی کی ہدایت 11

سورما 12

فتح 13

جنگ کا اختتام 14

6۔ جماعت کی تشکیل

1۔ تھسلنیکیوں 5:11-22

کوئی بھی فوج اُس وقت تک موثر لڑاکا قوت نہیں بن سکتی جب تک اُس فوج کے سپاہی ایک جماعت نہ بن جائیں۔ ہر کمانڈر کے پاس یہ خاص کام ہوتا ہے کہ مختلف پس منظر، مختلف مزاج اور مختلف مہارت رکھنے والے افراد کو ایک یکساں مقصد رکھنے والی لڑاکا اکائی بنا دے۔

1 تھسلنیکیوں میں پولس شاہی فوج کی ایک مثالی لڑاکا جماعت کے بارے میں وضاحت کرتا اور موثر مقامی کلیسیا تخلیق کرنے کی بابت چند ہدایات دیتا ہے۔ اُس نے جسے مثال بنایا وہ تھسلنیکیوں کی کلیسیا تھی۔

تھسلنیکیوں کی کلیسیا کے ساتھ پولس کی پہلی ملاقات مختصر تھی۔ اعمال 17 باب ہمیں بتاتا ہے کہ تھسلنیکے میں پولس کی خدمت کی مخالفت بہت شدید تھی، اُس کے لئے بہت زیادہ نفرت پائی جاتی تھی، حتیٰ کہ اُسے چپکے سے شہر سے باہر پہنچا دیا گیا۔ گو وہاں پر پولس صرف تین ماہ قیام کر سکا، تاہم اُس نے اپنے پیچھے ایک مضبوط، متحرک مقامی کلیسیا چھوڑی تھی۔ چونکہ وہ شہر میں واپس نہیں آ سکتا تھا اس لئے اُس نے وہاں کے نوجوان ایمانداروں کو جو کچھ لکھا ہم اُسے ایک ''خفیہ خط'' کہہ سکتے ہیں۔ 1 تھسلنیکیوں میں پولس اُنہیں اُس سچائی پر ڈٹے رہنے کی عملی دعوت دیتا ہے جو اس نے قائم کی تھی، اور تقریباً ایسی گیارہ اہم تعلیمات کا اعادہ کرتا ہے جو اُس نے مختصر وقت میں اُن بھو کے لوگوں کو سکھائی تھیں۔

جذبۂ یکجہتی

"پس تُم ایک دوسرے کو تسلی دو اور ایک دوسرے کی ترقی کا باعث بنو۔ چنانچہ تم ایسا کرتے بھی ہو" (1 تھسلنیکیوں 11:5)

جذبۂ یکجہتی...... ہم آہنگی کی روح...... کو خدا کی فوج کا طُرّہ امتیاز ہونا چاہئے۔ پولس نے کچھ دیر پہلے تھسلنیکی ایمانداروں کو یاد کرایا تھا کہ وہ روحانی جنگ کا حصہ ہیں (1 تھسلنیکیوں 5:8-9)۔ "پس"، وہ اُس جماعت سے کہہ رہا تھا...... اور ہر ایک مقامی کلیسیا کو بھی...... "چونکہ تُم صلیب کے سپاہی ہو، تُم پر ایک دوسری کی ذمہ داریاں ہیں۔"

"تسلی (یا حوصلہ) دینا" کے لئے یونانی لفظ Parakaleo ہے۔ para کے معنی ہیں "ساتھ یا پاس"۔ Kaleo کے معنی ہیں "بلانا"۔ جب کسی بچے کو تسلی یا حوصلہ دینے کے لئے پاس بلانا ہوتا تھا تب یہ لفظ استعمال کیا جاتا تھا۔ اِسی لفظ سے paraklete نکلا ہے، یہ نام یوحنا 7:16 میں پاک روح کو دیا گیا ہے۔ یونانی لفظ parakaleo اولمپک کھیلوں میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں کو دیکھنے والے تماشائیوں کی خوشی کو بیان کرنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا تھا۔

فعل حال حکمیہ ہمیں حوصلہ یا تسلی دیتے رہنے اور کبھی نہ رکنے کیلئے کہتا ہے۔ آپ کسی کو صرف ایک بار تسلی دے کر بس نہیں کر دیتے؛ بلکہ آپ تسلی دیتے رہتے ہیں۔ شاہی فوج کے اراکین کے درمیان ایک باوقار اور برداشت کا رویہ ہونا چاہئے کیونکہ خدا افراد اور افرادیت کی آزادی کی اعانت کرتا ہے۔

''ایک دوسرے'' کے لئے یونانی زبان کے دو الفاظ ہیں۔ یہاں پر لفظ Allelos استعمال کیا گیا ہے جس کے معنی ہیں ''دوسرا مگر ایک ہی قِسم کا''۔ پولس ایمانداروں کے دوسرے ایمانداروں کو تسلی دینے کی بابت کہہ رہا ہے۔ بے ایمانوں کی بابت آپ کی ذمہ داری تسلی دینا نہیں بلکہ انجیل کی بشارت دینا ہے۔ جب معاملہ ایمانداروں کا ہو تب آپ تسلی یا حوصلہ دیتے ہیں۔

''تعمیر'' یا ''ترقی'' کے لئے یونانی لفظ oikodomeo ہے۔ اوئیکوس Oikos کے معنی ہیں ''گھر''، ''ڈھانچہ''؛ Demo ڈیمو ایسے لفظ سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''تعمیر کرنا''۔ لہٰذا پولس اِس بات کی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ جب آپ ایک دوسرے کو تسلی یا حوصلہ دیتے ہیں تو ایک فرق کام کر رہے ہوتے ہیں یعنی؛ آپ ایک دوسرے کی تعمیر و ترقی کرتے ہیں۔

غور کریں؛ وہ یہ نہیں کہتا کہ ''ایک دوسرے کو کاٹ ڈالنے کے لئے حوصلہ دو''۔ جب لوگ آپ پر تنقید کرتے اور حسد کرتے ہیں تب حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ لیکن جب لوگ آپ کی تعمیر و ترقی کرتے ہیں تب حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ آپ کے تعمیر کئے جانے کی وجہ یہ ہے کہ آپ کی زندگی میں کہیں نہ کہیں کوئی کمی ضرور ہوتی ہے، اور یہ کہ آپ ہنوز نشو ونما پا رہے ہوتے ہیں۔ کوئی مسیحی کامل نہیں ہوتا۔

دوسری کسی بھی جگہ کی نسبت مقامی کلیسیا ایسی جگہ ہے جہاں آزادی، انفرادیت اور نجی رازداری کے احترام کا راج ہونا چاہئے۔ مقامی لوگوں کو اِس لائق ہونا چاہئے کہ اپنی شخصیت کے مطابق بنیں اور جو کچھ وہ ہیں اُن کو ویسے ہی قبول کیا جانا چاہئے۔ اُن کی انفرادیت، جو کہ اُن کی منفرد روحانی نعمتوں سے ظاہر ہوتی ہے، وہ کلیسیا کی موثر

کارکردگی کے لئے نہایت ضروری ہے۔

نتیجتاً، مقامی کلیسیا میں اِس بات کو تسلیم کیا جانا چاہئے کہ لوگ آخر لوگ ہی ہیں اور ہم سب میں کوئی نہ کوئی نقص، کمزوری اور ناکامی ہوتی ہے؛ اِسی لئے ہماری ضروریات بھی ہیں۔ ہمیں خدا کا کلام کیوں پڑھنا چاہئے ؟ اس لئے کہ زندگی کی کوتاہیوں میں ہماری مختلف ضروریات ہوتی ہیں، اس لئے کہ ہم اُن گناہوں میں پھنسے ہوئے ہیں جو کرنا نہیں چاہئے۔ اس پر غالب آنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم اکٹھے مطالعہ اور کام کریں، اور مقامی کلیسیا کی جماعت کو تسلی اور حوصلہ دیتے ہوئے اس کی تعمیر و ترقی کرتے رہیں۔

چونکہ یونانی زبان کے لفظ oikodomeo ''اوئیکوڈومیو'' کا تعلق کسی عمارت کے ڈھانچے کی تعمیر سے ہے، ہم ایماندار کی نشوونما کے اِس طریقہ کار کے نتیجہ کو ''جان کی عمارت کی تعمیر'' کہتے ہیں۔

ہر عمارت کا بنیاد سے شروع کیا جانا ضرور ہے۔ قابلِ شُمار بنیاد صرف ایک ہی ہے......یعنی یسوع مسیح (1 کرنتھیوں 3:11)۔ اگر آپ مسیح پر ایمان نہیں رکھتے،...... اگر آپ ایماندار نہیں ہے......تو آپ کے پاس عمارت تعمیر کرنے کی بنیاد نہیں ہے۔ آپ ڈوبتی ہوئی ریت پر زندگی گزار رہے ہیں اور جو کچھ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے پاس ہے وہ ایک ہی زبردست بارش میں گر جائے گا۔

ہر ایماندار کی بنیاد ایک ہی ہے (خداوند یسوع مسیح کی بنیاد) پس ہم سب کے لئے سوال یہ ہے کہ: آپ نے کتنا گھر تعمیر کر لیا ہے؟ کیا آپ کے پاس بنیاد ہے، مگر رہنے کی کوئی جگہ نہیں؟ آپ نے عجیب عمارت تعمیر کرنے کے لئے جو خوبصورت بنیاد

ڈالی ہے لوگ اُسے دیکھ کر یہ تو نہیں پوچھتے کہ: آپ کی عمارت کہاں ہے؟

اگر طوفان کے دوران آپ کسی بنیاد پر کھڑے ہو جائیں، تو یہ آپ کا خاطر خواہ بھلا نہیں کر سکتی ؟ آپ بھیگ جائیں گے، آپ یہاں وہاں اڑتے پھریں گے، اور آپ کو ٹھنڈ لگ جائے گی۔ بہتیرے مسیحیوں کی زندگیوں میں بالکل ایسا ہی ہوتا ہے۔ اُن کے پاس بنیاد ہے...... اُن کے پاس ابدی زندگی ہے، لیکن ساتھ ہی وہ ناخوش بھی ہیں۔ اُنہیں ادراک نہیں ہوتا ہے کہ زندگی انہیں کہاں سے اور کس طرف کو اڑائے پھرتی ہے، وہ عدمِ تحفظ کی کیفیت میں کیوں ہیں، وہ اتنے غیر مستحکم کیوں ہیں، اُن میں سمت اور راہنمائی کا شعور کیوں نہیں ہے۔ اس کا جواب بالکل سادہ ہے: انہوں نے گھر تعمیر نہیں کیا، اُن کے پاس رہنے کی جگہ نہیں ہے، اُن کے پاس کوئی پناہ گاہ نہیں ہے، اور وہ زندگی کے طوفانوں کے ساتھ جنگ میں مصروف ہیں۔

ہم مسیح کی بنیاد پر عمارت کس طرح تعمیر کرتے ہیں؟ جان کے گھر کے فرش کیسے ہیں؟ ان کی تعداد پانچ ہے۔ ان کا موازنہ ایماندار کے مسیح میں استحکام کے پانچ درجات سے اور ایمان کے لئے پانچ عبرانی الفاظ سے کیا جا سکتا ہے۔

آمین...... فضل کا تعین کرنے والا ایمان

اِس گھر میں جو چیز آپ کو سب سے پہلے تعمیر کرنے کی ضرورت ہوتی ہے وہ ہے فضل کا تعین کرنا۔ آپ کو پوری طرح سمجھنا ہوتا ہے کہ فضل کیا ہے۔ یہ آمین...... یعنی بھروسا کرنے والا ایمان ہے۔ آپ کو اپنی بابت مسیح کی سوچ پر مضبوط گرفت رکھنی ہوگی۔ وہ ہمیشہ آپ پر فضل سے نگاہ کرتا ہے؛ آپ کی بابت اُس کی سوچ صرف اور

صرف محبت اور ہر وقت دیکھا بھال ہے۔ آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا آپ کے لئے جو کچھ بھی کرتا ہے وہ فضل کے ساتھ کرتا ہے۔ وہ آپ کی شخصیت کی وجہ سے آپ کے ساتھ سب کچھ نہیں کرتا یا آپ کی سخت محنت کی وجہ سے سب کچھ نہیں کرتا، یا اس وجہ سے نہیں کرتا کہ آپ پورے اخلاص کے ساتھ نیک زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں۔ خدا آپ کے لئے سب کچھ اپنے کامل بیٹے کی وجہ سے کرتا ہے (دیکھیں یوحنا 3 : 16، افسیوں 4 : 7 - 16، فلپیوں 2 : 5 - 9، کلسیوں 2 : 9 - 14؛ عبرانیوں 10:5-10)۔

متعدد مسیحی نجات کے لئے یسوع مسیح کی فتحمندی قبول کرتے ہیں لیکن اپنی زندگی کے بقیہ دن گناہ کے ہاتھوں شکست کھا کر گزارتے ہیں۔ آپ اِس حقیقت کو کس طرح تحلیل کر سکتے ہیں کہ آپ مسیح کے پاس آنے کے بعد بھی گناہ کرتے ہیں؟ لازم ہے کہ آپ فضل کے ساتھ تعلق استوار کریں۔ اِس بات کو سمجھیں کہ آپ فطرتاً گنہگار ہیں اور پوری بائبل مقدس میں...... سوائے یسوع مسیح کے...... اور کسی نے بھی کامل زندگی نہیں گزاری۔

اِس حقیقت کو تسلیم کریں کہ گناہ کرنا آپ کی فطرت ہے جب تک آپ مر نہیں جاتے اور یہ کہ آپ بار بار گرتے ہیں...... جیسے ابرہام، سارہ، موسیٰ، داؤد، سمسون، ایلیاہ اور یرمیاہ یا خدا کے دیگر مرد و خواتین بھی گر جایا کرتے تھے۔ لیکن اِس بات کو بھی سمجھیں کہ خدا کا فضل آپ کے سب گناہوں سے زیادہ قوی ہے۔ پس آپ اپنے گناہوں کا اقرار کریں، وہ اپنے وعدے کے مطابق آپ کے گناہ معاف کر دیتا ہے (1 یوحنا 1:9)، اور آپ آگے بڑھتے ہیں۔

"باتخ" ۔Batach......زندگی کی باریکیوں پر مہارت

آپ کو ایسے نقطہ تک پہنچنا ہے جہاں آپ ہر چیز کو اس کا مناسب زاویہ نگاہ دے سکیں؛ لازم ہے کہ آپ سب چیزوں میں مسیح کو سوچنے کی سوچ پر استحکام رکھیں۔ یہ زندگی چھوٹی چھوٹی باریکیوں سے بھری پڑی ہے۔ضرور ہے کہ انہیں دوسرا درجہ دیا جائے ۔ جہاں آپ کام کرتے ہیں وہ زندگی کی باریکی ہے ۔آپ جس قسم کی کار چلاتے ہیں وہ زندگی کی ایک باریکی ہے۔آدمیوں کی نگاہ میں آپ خواہ کامیاب ہوں یا ناکام یہ زندگی کی محض ایک باریکی ہے۔

یسوع مسیح کے سوا باقی سب کچھ زندگی کی باریکی ہے۔آپ پیسے، سماجی زندگی، کار، دوست احباب کے بغیر زندگی گزار سکتے ہیں ؛لیکن خدا کے کلام کے بغیر زندگی نہیں گزار سکتے......یعنی وہ زندہ کلام جسے تحریری کلام میں عیاں کیا گیا ہے۔اگر آپ نشو ونما پانا چاہتے ہیں تو باریکیوں پر مہارت رکھنا ہوگی لیکن کوشش کے بغیر آپ اِسے حاصل نہیں کر سکتے۔یہی وجہ ہے کہ زندگی کی باریکیوں میں مہارت کو"باتخ"،یعنی کُشتی لڑنے والے ایمان سے مطابقت دی گئی ہے(دیکھیں متی 6 : 33 ؛ لوقا10 :41-42،12 :13-34؛1 کرنتھیوں 6 :12؛فلپیوں 4 :6-7،11-12؛ 1 تیمتھیس 6:6-10)۔

فرض کریں کہ آپ کامیاب ہیں، جو کچھ آپ چاہتے ہیں وہ ہمیشہ آپ کے لئے ہو جاتا ہے......اور پھر آپ کا سب کچھ جاتا رہتا ہے۔کیا آپ زندگی میں مستحکم رہ سکتے ہیں؟ کیا آپ اپنے کندھے جھٹک کر کہہ سکتے ہیں کہ خدا نے دیا اور خدا نے پھر لے لیا؟ یہ ایوب کی اعلیٰ صفت تھی۔اُس نے سب کچھ کھو دیا تب اس کا یہ رویہ

تھا ”خداوند نے دیا اور خداوند نے لے لیا“ (ایوب 21:1)۔ تو کیا ہوا؟ یہ سب تو محض باریکیاں ہیں۔

”خاساہ“۔ Chasah...... مطمئن ذہنی رویہ

دوسرا قدم یہ ہے کہ دیگر لوگوں کے لئے مسیح جیسا مزاج پایا جائے۔ اِس درجہ پر آپ ”خاساہ...... ایمان“ کو سمجھنا شروع کر دیتے ہیں جو خدا میں پناہ پاتا ہے۔ آپ کو سیکھنا ہو گا کہ زندگی کو ابتری کا شکار ہونے کا موقع نہ دے کر تردید اور تنقید کو کِس طرح سے قبول کرنا ہے۔ آپ کو سیکھنا پڑے گا کہ دوسروں کی کمزوریوں کو کس طرح قبول کرتے ہیں (دیکھیں متی 7:1-3، 18:23-35؛ لوقا 23:34؛ 1 کرنتھیوں 7,6؛ کلسیوں 3:12-13)۔

آج ذہنی رویہ کے بارے میں بہت کچھ کہا جاتا ہے۔ اِن میں سب سے بڑا رویہ وہ ہے جس میں اطمینان اور امن ہو۔ آرام مشقت کا متضاد لفظ ہے۔ مطمئن ذہنی رویہ میں آپ زندگی بھر باطنی سکون میں رہ سکتے ہیں۔ جب تک آپ زندگی کی باریکیوں میں مہارت نہیں پا لیتے آپ کبھی آرام سے واقف ہونا شروع نہیں کر سکتے، یا جب تک اپنی اور دیگر لوگوں کی بابت مطمئن نہیں ہو جاتے آپ محبت کے اعلیٰ درجہ تک نہیں بڑھ سکتے۔

”یقل“۔ Yaqal...... محبت کی اقسام

اس نقطہ پر آپ مسیح کی محبت میں داخل ہو جاتے ہیں؛ آپ دریافت کرنا شروع کر دیتے ہیں کہ آپ میں خدا کے لئے، اپنے ناطہ داروں کے لئے، اپنے خاندان کے لئے، اپنے دوستوں کے لئے، اجنبیوں کے لئے، اور حتیٰ کہ دشمنوں کے

لئے بھی مسیح کی محبت پائی جاتی ہے۔ یہ سب محبت کی مختلف اقسام ہیں۔آپ اپنے ناطہ داروں سے ایسی محبت نہیں رکھتے جیسی خدا سے رکھتے ہیں۔آپ اپنے دوستوں سے ایسی محبت نہیں رکھتے جیسی ناطہ داروں سے رکھتے ہیں۔آپ کو سیکھنا ہوگا کہ کس طرح اپنی زندگی کی مختلف سمتوں میں محبت کو مناسب جگہ دینی ہے اور یہ بھی سیکھنا ہے کہ محبت کو کس طرح موقع دینا ہے کہ وہ آپ کی ترجیحات کا تعین کرے۔

یہاں لازم ہے کہ ''یقل''......یعنی شفا بخش ایمان......آپ کی زندگی میں حقیقی بن جائے کیونکہ آپ کو اُن زخموں سے شفا کی ضرورت ہوگی جو آپ نے کھائے ہیں۔بالآخر، آپ دوسروں کی شفا کا ذریعہ بن جائیں گے (دیکھیں استثنا 5:6؛ متی 37:25, 39:22؛ افسیوں 22:5-33؛ کلسیوں 18:3-21؛ 1 یوحنا 18:4)۔

قاواہ۔ Qawah......باطنی خوشی

یہ جان کا سائبان ہے......یعنی ایسی جگہ جہاں آپ کو آرام، تحفظ، اطمینان اور شادمانی ملتی ہے قطع نظر کہ خوشی کس طرح کی ہو۔ یہاں آپ یہ سمجھنا شروع کر دیتے ہیں کہ دکھ سہنے کے دوران شادمان ہونے کے کیا معنی ہیں اور خوشی کے ساتھ صبرو برداشت کرتے ہیں۔آپ مضبوط ترین ایمان یعنی ''قاواہ''......مُنتظر ایمان کا تجربہ پاتے ہیں جو آپ کو اس لائق بناتا ہے کہ اپنی قوت کو خدا کی قدرت کے ساتھ بدل ڈالیں۔جب تک آپ اِس درجہ تک بڑھ نہیں جاتے آپ زندگی میں حقیقتاً مستحکم نہیں ہو سکتے۔جب تک آپ اِس جگہ پر نہ ہوں آپ حقیقی طور سے سمجھ ہی نہیں سکتے کہ مسیحی خوشی آخر کیا چیز ہے۔اور یقیناً جب تک آپ اِس مقام پر نہ ہوں تو زندگی ویسی ہو ہی نہیں سکتی جیسی مسیح میں ہونی چاہیے۔

گنتی کے چند مسیحی اس درجہ تک پہنچتے ہیں جہاں اُن کا ایمان درجہ حرارت ناپنے والے آلہ تھرموسٹیٹ کی مانند ہوتا ہے اور وہ اپنے اردگرد کی صورت حال پر قابو پا سکتے ہیں ۔حالات خراب ہوتے چلے جاتے ہیں لیکن یہ لوگ زندگی کا لطف اٹھاتے ہیں۔حالات اچھے ہو جاتے ہیں تو بھی یہ لوگ زندگی سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔انہوں نے باریکیوں میں مہارت حاصل کرلی ہے۔

انہوں نے زندگی سے محبت کرنا سیکھ لیا ہے، حتیٰ کہ تصادم اور کشمکش سے بھی محبت کرنا سیکھ لیا ہے۔ یہاں تک کہ مسیح نے بھی ''دکھ اٹھا اٹھا کر فرمانبرداری سیکھی'' (عبرانیوں8:5)اسی واسطے''خدا نے بھی اسے بہت سر بلند کیا'' (فلپیوں9:2)۔ہم بھی اسی راہ پر چل رہے ہیں۔لہٰذا ہم سب چیزوں کا خوشی سے سامنا کرنا سیکھتے ہیں (دیکھئے کلسیوں3 :15؛ 2 تیمتھیس 1 :7؛ عبرانیوں 12 :1-2؛ یعقوب1 :1-3، 11:5؛1 پطرس 1 :6-9،14:3، 14:4؛1 یوحنا4:1)۔

یہی اخلاقی اصلاح ہے۔پولس تھسلنیکیوں سے کہتا ہے کہ ایک دوسرے کی تعمیرو ترقی کرو''جیسا کہ تم کرتے بھی ہو'' (1 تھسلنیکیوں11:5)۔یہ کلیسیا بڑی خوبی سے اِس کام کو کر رہی تھی۔تھسلنیکیوں نے تسلیم کیا کہ مسیحی زندگی میں ایک مقصد ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف بڑھ رہے تھے۔وہ نجات، روحانی اور شیر خواری کے درجہ سے روحانی شعور اور اس سے بھی آگے بڑھ رہے تھے تاکہ ایمان کے سورما اور خدا کے دوست بن جائیں۔لیکن انہوں نے جانا کہ اُن میں سے کوئی بھی تنِ تنہا اس مقصد تک نہیں پہنچ سکتا۔انہیں ایک دوسرے کی ضرورت تھی کیونکہ روحانی شعور پانے کا صرف واحد راستہ یہ تھا کہ مقامی جماعت اجتماعی طور پر کام کرے۔

پیشواؤں کی عزت کرنا

''اور اے بھائیو! ہم تم سے درخواست کرتے ہیں کہ جو تم میں محنت کرتے اور خداوند میں تمہارے پیشوا ہیں اور تم کو نصیحت کرتے ہیں اُنہیں مانو۔ اور ان کے کام کے سبب سے محبت کے ساتھ اُن کی بڑی عزت کرو۔ آپس میں میل ملاپ رکھو۔'' (1 تھسلنیکیوں 5:12-13)

مقامی کلیسیا میں پیشواؤں اور قیادت کی عزت کی جانی چاہئے۔ بطور رسول، پولس کے پاس عظیم اختیار تھا لیکن وہ یہاں پر تھسلنیکی مقدسین کے ساتھ یکساں طور پر بات کر رہا ہے۔ یہاں ''عزت'' کے لئے یونانی لفظ eroteo کا ترجمہ کیا گیا ہے جو برابر یا یکساں عزت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہاں پولس اعلیٰ درجہ پر ہو کر بات نہیں کر رہا۔ مقامی کلیسیا میں، پاسبان مختارِ عام ہے لیکن پھر بھی سب کے برابر ہے۔ خدا کے منصوبے میں کوئی بھی کسی سے بڑا نہیں ہے۔ سب ایمانداروں کا یکساں استحقاق اور دیگر ایمانداروں کی طرح یکساں مواقع میسر ہیں۔

اِس ترجمہ میں پولس دیگر بھائیوں سے درخواست کرتا ہے کہ جو محنت کرتے ہیں اُن کو ''مانو''۔ مانا جانا اچھی اور دلکش بات ہے لیکن یہاں پر اس کا مطلب ''مانا جانا'' ہرگز نہیں ہے۔ اس کے لئے یونانی لفظ oida ''اویڈا'' فعل harao 'ہاراؤ'' سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں ''دیکھنا، پہنچانا۔'' فعل کامل کے معنی ہیں ماضی میں پہچانا، اس نتیجہ کے ساتھ کہ آپ مستقبل میں بھی پہنچانتے رہیں گے۔

پولس رسول نے ''ماننے'' کی بجائے ''پہچاننا'' کیوں استعمال کیا ہوگا؟ اس کا تعلق خدا کا کلام سکھانے کے ایک اہم اصول کے ساتھ ہے، ایسا اصول جو آپ کو سمجھنے کی ضرورت ہے: اگر آپ یسوع مسیح پر ایمان رکھتے ہیں، تو خدا کے پاس آپ کے

لئے ایک استاد بھی ہے۔آپ خدا کے گلے کی بھیڑ ہیں۔خدا کے گلے میں بے شمار معاون چرواہے بھی ہیں......ہم اُنہیں پاسبان کہتے ہیں۔ضرور ہے کہ آپ اپنے پاسبان کو پہچانیں اور اپنا آپ اُس کی نگہبانی میں دے دیں۔

پولس رسول پاسبانوں کے تین کام بتاتا ہے جو ایمانداروں کو پہچاننے چاہئیں۔ اُن سب کے پاس ایک ہی موضوع ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ہی شخص کو بیان کرتے ہیں۔ یہ تینوں باتیں اُن لوگوں کی پہچان ہیں جو خدا کا کلام بیان کرتے ہیں:

پہلی بات ہے ''محنت'' ۔یونانی زبان میں kopiazo ''کو پیازو'' جس کا مطلب ہے ''ہلکان ہو جانے کی حد تک کام کرنا'' خدا کا کلام بیان کرنے والے کے پاس ایک ذمہ داری ہے اور وہ پابند ہے کہ ہلکان ہو جانے کی حد تک محنت کرے ......مطالعہ کرے......تجزیہ کرے، جب تک سمجھ نہ چکے خود نہ بولے اور صاف صاف بیان کرنے کے لائق ہو۔

مطالعہ کر لینے کے بعد، بیان کرنے والا اپنی جماعت میں لوگوں کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔یونانی زبان کے لفظ Prohistemi ''پروہسٹیمائی'' کے معنی ہیں ''کسی کے روبرو یا سامنے بھیجے جانا'' اس کے معنی رہنمائی کرنا یا کسی چیز پر اختیار رکھنا نہیں بلکہ اس کے سادہ معنی ہیں کسی کے سامنے کھڑے ہونا۔

تیسرا عمل ایک مرکب لفظ سے صادر ہوتا ہے: یونانی زبان میں Nous جس کے معنی ہیں ''مزاج یا ذہن'' اور tithemi کے معنی ہیں ''ڈالنا۔اس کے لفظی معنی ہیں ''ذہن میں ڈالنا'' یہ شخص مطالعہ کر لینے اور لوگوں کے سامنے کھڑے ہو جانے کے

بعد کیا کام کرتا ہے؟ جو کچھ اُس نے مطالعہ کیا ہوتا ہے اسے دوسروں کے ذہنوں میں ڈال دیتا ہے۔ وہ ہدایات دیتا اور سکھاتا ہے۔

پس پولس رسول یہ کہہ رہا ہے کہ ''جو لوگ محنت کرتے ہیں، جو تمہارے سامنے کھڑے ہوتے ہیں، اور جو تمہاری ذہن میں سچائی ڈالتے ہیں انہیں مانو۔''

اِن لوگوں کو مان لینے کے بعد آپ کو کچھ اور کام کرنا ہوتا ہے: ''اُن کی بڑی عزت کرو''۔ یونانی زبان کے لفظ Hegeomai کا مطلب ہے ''اچھی رائے قائم کرنا''یعنی ''حقائق اکٹھے کر کے کسی ٹھوس نتیجہ پر پہنچنا۔'' مقامی کلیسیا کے رُکن کی حیثیت سے ایسے لوگوں کو دیکھیں جو ہدایات دیتے ہیں، آپ ان کا تجزیہ کریں، اور پھر آپ کسی نتیجہ پر پہنچیں۔ پھر اُن کے کام کی وجہ سے محبت کے رُتبہ کے ساتھ اُن کی بڑی عزت کریں۔

آپ اِن لوگوں کی عزت اِس وجہ سے نہیں کرتے کہ وہ آپ کو پسند ہیں یا وہ آپ کو خوش رکھتے ہیں۔ اکثر اوقات لوگ چرچ میں آتے ہیں، پاسبان کا مشاہدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں، ''مجھے یہ شخص بالکل پسند نہیں ہے۔'' پس کیا ہوا؟ پولس کہتا ہے کہ حقائق اکٹھے کرو۔ کسی شخص کو ناپسند کرنا حقائق میں سے نہیں ہے؛ یہ تو ایک احساس ہے۔ لازم ہے کہ پاسبان کے بارے میں رائے اُس کے ''کام'' کی وجہ سے قائم کی جائے۔ یہاں پر استعمال کیا گیا یونانی لفظ ergon ''اری گون'' ہے اور اس کے معنی ہیں ''پھلدار محنت''۔ حقائق کیا ہیں؟ کیا اُس شخص نے کلامِ مقدس میں محنت کی ہے؛ کیا وہ شخص آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے؛ کیا اُس نے آپ کے سامنے خدا کا کلام بیان کیا ہے؛ کیا اُس نے آپ کو روحانی خوراک دی ہے؟ یہی مشاہدہ کرنے کا معیار

ہے۔

جماعت کو جاننا چاہئے کہ کسی شخص کا امتحان اُس کی شخصیت سے نہیں بلکہ اُس کی گفت گو سے ہوتا ہے۔ کیا وہ آپ کو خدا کے کلام سے سیر کرتا ہے اور جو کچھ وہ پیش کرتا ہے کیا آپ وہ کھا سکتے ہیں؟ آپ کے تجزیہ یا مشاہدہ کی بنیاد ہمیشہ خدا کے کلام کے بیان کئے جانے پر ہونی چاہئے۔

پولس بطور ایماندار آپ سے مخاطب ہے کہ آپ کو ایسے شخص کو ماننا چاہئے جو آپ کے ساتھ سچائی بیان کر رہا ہے کیونکہ آپ نشو ونما پانا چاہتے ہیں۔ ایک بار جب آپ اس شخص کو مان لیتے ہیں تو اُس کی طرف سے کسی طرح کی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ وہ بھی آپ ہی کی طرح انسان ہے، جس پر دوہرا دباؤ، دوہرے تقاضے اور دوہرا بوجھ ہے۔ آپ اُسے دیکھتے اور کہتے ہیں، ''مجھے نہیں معلوم کہ خدا آخر اِس شخص کو کیسے استعمال کر لیتا ہے لیکن اُس نے بلعام کی گدھی کی مثال سے ایک بائبل کلاس میں سکھایا تھا...... میرا خیال ہے کہ خدا اِس شخص کے وسیلہ کام کر سکتا ہے'' (دیکھیں گنتی 22:21-41)۔ آپ کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ خدا نے ہمیشہ اسی طرح سے کام کیا ہے کیونکہ ہم میں سے ہر شخص فضل کی پیداوار ہے۔ آپ کو خدا صرف ایک ہی طرح سے استعمال کر سکتا ہے...... یعنی فضل کے وسیلہ۔ پس، اپنے پاسبان کے کام کی وجہ سے اس کی عزت کریں۔ جب اُس کا بیان کردہ کلام آپ کے لئے پھلدار بن جائے اور آپ کلام کو اپنی زندگی میں کام کرتے دیکھیں تو آپ میں اُس پاسبان کے لئے عزت بہت بڑھ جانی چاہئے۔

اختیار کا استعمال

اور اے بھائیو! ہم تمہیں نصیحت کرتے ہیں کہ بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ، کم ہمتوں کو دلاسا دو، کمزوروں کو سنبھالو، سب کے ساتھ تحمل سے پیش آؤ۔ خبردار! کوئی کسی سے بدی کے عوض بدی نہ کرے بلکہ ہر وقت نیکی کرنے کے درپے رہو، آپس میں بھی اور سب سے۔" (1 تھسلنیکیوں 5:14-15)

اختیار کا دانشمندانہ اور متوازن استعمال ہونا چاہئے۔ پولس ایسا جنرل ہے جو میدان میں سپہ سالاروں سے بات کر رہا ہے۔ میدان کے سپہ سالار رسول ہیں۔ پولس ایک بار پھر لفظ parakaleo استعمال کرتا ہے جس کا ترجمہ "نصیحت" کیا گیا ہے اور اس کے معنی ہیں "نصیحت یا حوصلہ افزائی کے لئے کسی کو پُکارنا۔"

"بھائیوں" سے مراد پاسبان ہیں۔ یہاں پر "سمجھانے" کے لئے وہی لفظ استعمال کیا گیا ہے جو 12 آیت میں نصیحت کرنے والوں کے کام کو بیان کے لئے استعمال ہوا ہے۔ اس کے لئے یونانی لفظ nous اور tithemi ہیں۔ Tithemi کے معنی ہیں رکھنا یا ڈالنا۔ Nous کا مطلب ہے "ذہن۔" مسیحی زندگی میں آپ کا ذہن میدانِ جنگ ہے۔ جو کچھ آپ سوچتے ہیں، جو فیصلہ کرتے ہیں، جو کچھ منتخب کرتے ہیں...... یہ سب کچھ مسیحی زندگی کی جنگیں ہیں۔ اس کی وجہ سے کلام بیان کرنے والے کی بنیادی ذمہ داری سمجھنا، سکھانا، ہدایت دینا اور اسے لوگوں کے ذہنوں میں ڈالنا ہے۔

جب پولس کہتا ہے کہ "بے قاعدہ چلنے والوں کو سمجھاؤ"، تو اس بات کو فوجی اصطلاحی شکل دے رہا ہے۔ "بے قاعدہ" کے لئے یونانی لفظ ataktos ہے۔ یہ ایسے

فوجیوں کے لئے اصطلاح تھی جو صفوں میں نہیں ہوتے تھے۔ یہ اصطلاح ایسے شخص کے لئے استعمال ہوتی تھی جو قطار سے باہر ہو جایا کرتے تھے، ایسے لوگ جو باغی تھے۔ اِس سے مراد ایسے لوگ ہیں جو اپنا کام نہ کرتے ہوں۔ یہی لفظ دوسری بار 2 تھسلنیکیوں 3:6،7 اور 11 میں بھی دیکھا جا سکتا ہے، ایسے لوگوں کے لئے جو استعمال ہوا ہے جو بے قاعدہ، بے پھل، اور مفلس روی سے چلتے ہیں۔ پولس رسول پاسبان کا موازنہ پریڈ کروانے والوں کے ساتھ کر رہا ہے جس کی ذمہ داری بے قاعدہ چلنے والوں کی شناخت کر کے انہیں مناسب جگہ پر کھڑا کرنا ہے۔

یہاں ''تسلی'' کے لئے یونانی لفظ parakaleo 'پاراکالیو' نہیں ہے بلکہ دوسرا لفظ paramutheomai 'پاراموتھیومائی' ہے جس کے معنی ہیں ''زبانی حکم کے ذریعہ حوصلہ بڑھانا۔'' 'بے دل' یونانی زبان کا مرکب لفظ oligopsuchos ہے۔ اس میں oligos کا مطلب ہے 'چھوٹا' اور psuchos کا مطلب ہے 'جان'۔ آپ کو زندگی میں ہمیشہ ایسے لوگ مل جائیں گے جو چھوٹے دل والے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی سوچ، اپنے خیالات میں چھوٹے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ ہمیشہ سہمے اور خوفزدہ رہتے ہیں۔ انہیں تسلی اور حوصلہ افزائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ انہیں حوصلہ اور تسلی دیں۔ کس طرح؟ زبانی حکم کے ذریعہ۔ انہیں تعلیم دیں۔

''کمزوروں کی مدد کرنے'' کا لفظی مطلب یہ ہے کہ جو لوگ روحانی طور سے اور اخلاقی طور سے کمزور ہیں انہیں تھام لینا۔ بعض مسیحی مسلسل گناہ میں پڑے رہتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے ساتھ انسانی سلوک کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ اُن پر کُود پڑتے اور انہیں ڈراتے دھمکاتے ہیں۔ لیکن خدا کہتا ہے کہ انہیں تھام لو۔ اگر وہ اتنے کمزور ہیں

کہ اپنے آپ کھڑے بھی نہیں ہو سکتے، تو انہیں تھام لیں۔ ایسا سپاہی کیا کرے گا جو میدانِ جنگ میں ہو اور دیکھے کہ کسی نے اپنی حماقت سے بارودی سرنگ پر پاؤں رکھ دیا ہے؟ وہ وہاں جا کر اُسے دُور ہٹا لیتا ہے۔ یہ فوجی قوائد کا حصہ ہے۔ فوج میں آپ کسی زخمی ساتھی کو پیچھے اکیلا نہیں چھوڑ سکتے۔

کیا مسیحی ہوتے ہوئے آپ اس سے کچھ کم کام کر سکتے ہیں؟ کیا آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کوئی ساتھی مسیحی گناہ کے کسی گہرے حلقہ میں گر رہا ہے اور آپ صرف اُسے دیکھ کر یہ کہیں کہ ''اس کے ساتھ ایسا ہی ہونا چاہیئے تھا؟'' آپ کسی ایسے ایماندار کے بارے میں سنتے ہیں جو طلاق لینے کے قریب ہو، یا کوئی ایسا ایماندار جو کسی غیر اخلاقی فعل میں پھنس گیا ہو، تو آپ کیا کریں گے؟ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ آگے نہیں بڑھتے اور اُس شخص کو ابتدائی طبی امداد نہیں دیتے۔ اس کی بجائے، آپ کسی دوسرے کو جا کر یہ بتاتے ہیں اور وہ شخص آگے کسی اور کو بتاتا ہے، اور بہت جلد اُس سے کترانا شروع ہو جاتے ہیں اور پھر ساتھی ایمانداروں پر دستی بم برسائے جاتے ہیں اور اُس بے چارے کو پارہ پارہ کر دیا جاتا ہے۔ وہ تو پہلے ہی بہت زخمی ہو چکا تھا۔ اُس شخص کو اس بات کی ضرورت نہیں کہ اُس کی اپنی ہی فوج اُس پر حملہ کر دے۔ بلکہ اُسے کسی ایسے شخص کی ضرورت ہے جو دشمن کے حملہ کو بھی روکے ''اور اپنی فوج کی گولیوں کی بوچھاڑ'' سے بھی بچا کر اسے بحفاظت بچا کر لے جائے۔ آپ ایسا کیوں نہیں کرتے؟ آپ جا کر اُسے اٹھائیں اور اُس کی قوت اور مضبوطی بن جائیں۔

پولس رسول اپنے قارین سے کہتا ہے کہ ''سب آدمیوں کے ساتھ نرم مزاجی رکھو'' کیونکہ جب آپ لوگوں کے معاملات کا سامنا کرتے ہیں تو آپ کو صابر ہونا

چاہیئے۔

میدانِ جنگ میں کمانڈر کی طرح پاسبان کی ذمہ داری ہے کہ "دیکھتے رہنا کہ کوئی کسی کے ساتھ بدی کے عوض بدی نہ کرے۔" اُسے جماعت میں اٹھنے والے جھگڑوں کو روکنا ہوتا ہے۔ بدی کے عوض بدی کرنے کا سادہ مطلب بدی کو بتدریج بڑھانا اور اسے تقویت دینا ہے۔ پولس رسول کہتا ہے کہ سب کے ساتھ بھلائی کرو جس کے لئے یونانی لفظ agathos ہے یہ ایسا لفظ ہے جس کا اشارہ حقیقی بھلائی کی طرف ہے۔ یہ کسی خاص صورت حال پر مبنی بھلائی نہیں...... بلکہ ہمیشہ بھلائی ہے۔ حتمی معنوں میں یہ "بھلائی" ہے۔ "یہ بھلائی" الٰہی بھلائی ہے۔ "متلاشی" ہونے کے معنی ہیں پورے جذبے کے ساتھ تگ و دو کرنا۔ اِن آدمیوں کو ہمیشہ جذبے کے ساتھ الٰہی بھلائی کے متلاشی ہونے کی ضرورت ہے۔

ضابطہء تعظیم

"ہر وقت خوش رہو۔ بلا ناغہ دعا کرو۔ ہر ایک بات میں شکر گزاری کرو کیونکہ مسیح یسوع میں تمہاری بابت خدا کی یہی مرضی ہے۔ روح کو نہ بجھاؤ۔ نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔ سب باتوں کو آزماؤ۔ جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو۔ ہر قسم کی بدی سے بچے رہو۔" (1 تھسلنیکیوں 5:16-22)

یہ بات ہمیں "باقاعدہ نظام" سے متعارف کرواتی ہے۔ شاہی فوج کے لئے الٰہی بھلائی ایک معیار، نظم و ضبط اور ضابطہء تعظیم ہے۔

ہر فوج کے لئے لازم ہوتا ہے کہ اس کا کوئی ضابطہء تعظیم...... باقاعدہ نظام ...... ہوتا کہ اُس فوج کے مقاصد کی تکمیل کے لئے نظم و ضبط کو برقرار رکھا جا سکے۔

ضابطہء تعظیم کامل لوگوں کے لئے نہیں بلکہ کمزور لوگوں کے لئے ہوتا ہے۔ضابطہء تعظیم میں تسلیم کیا جاتا ہے کہ ہم اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے لازمی طور پر باطنی کردار کا ایک نظام اور ایک معیار رکھتے ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اپنی تنظیم کا ظاہری نظام اور معیار بھی رکھتے ہوں۔

جذبہء یک جہتی کا نظریہ، ملت کا جذبہ اور پُر جوش روح کو شخصی اخلاق کے نظریہ اور آپ جس مقصد کے لئے کام کرتے ہیں اُس کی نجابت سے الگ نہیں رکھا جا سکتا۔ لازم ہے کہ آپ جس مقصد پر کام کرتے ہیں اس پر یقین بھی رکھیں۔اگر آپ شریفانہ زندگی گزارنا چاہتے ہیں، تو آئیں میں آپ کو ایک صلاح دوں......اپنے لئے ایک نیک مقصد ڈھونڈ لیں۔اگر آپ باعزت زندگی چاہتے ہیں، تو اپنے آپ کو کسی باعزت مقصد کے لئے وقف کر دیں۔آپ جس مقصد پر کام کرتے ہیں وہی آپ کی شخصیت بناتا ہے۔پرانے عہد نامہ کے عظیم مرد و خواتین اور عبرانیوں 11 باب کے سورما ایسے لوگ ہیں جن سے ہولناک گناہ سرزد ہوئے، تاہم انہیں خدا کی نگاہ میں بہت عظمت اور عزت ملی، ایمان کے وسیلہ انہوں نے اپنے نیک مقصد پر کام کیا۔اگر آپ باعزت زندگی چاہتے ہیں تو اپنا آپ یسوع مسیح کے مقصد کے لئے وقف کر دیں۔

پولس کا ضابطہء تعظیم (رومیوں 12 باب میں بڑی نفاست کے ساتھ اس کی خاکہ کشی کی گئی ہے) آٹھ سادہ نصیحتوں پر مشتمل ہے۔

1۔<u>خوش رہو۔</u>فعل chairo ''کائرو'' یونانی زبان کا لفظ ہے جو کہ ''فضل'' کے لئے استعمال ہوتا ہے۔خوش ہونے کا مطلب ہے خدا کے فضل کی خوشی منانا۔مسیح کے

مقصد کے لئے بطور جنگجو، حالات سے قطع نظر شادمانی کر کے آپ دشمن کے ہوش اڑا سکتے ہیں۔ حالات اچھے ہوں یا بُرے ہوں آپ خوشی منائیں۔ یہ آپ کی باطنی خوشی، اطمینان اور آسودگی کی عکاسی کرتا ہے...... اس سے ظاہر ہوتا کہ آپ کو فتح کا پورا یقین ہے۔ ممکن ہے آپ اس وقت شکست خوردہ حالت میں ہوں، لیکن آپ کو آخری فتح ......یعنی خوش رہنے کا کا پورا یقین ہے! ممکن ہے آپ اِس وقت اُداس ہوں لیکن آپ کو آخری برکت اور خوشی کا پورا یقین ہے اور شادمانی کا بھی! اِس میں ابدی نظریہ پایا جاتا ہے۔ اس سے آگے آنے والی تمام نصیحتیں بھی مستقل خوشی منانے کے اصول کو واضح کرتی ہیں۔

2۔ ''بلا ناغہ دعا کرو''۔ یونانی زبان میں اس جملہ کا مطلب ہے لگا تار، ثابت قدمی کی دعا۔ کیا آپ دعا میں ثابت قدم ہو سکتے ہیں؟ بلا ناغہ دعا کرنے والے بنیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر روز 24 گھنٹے دعا کریں؛ اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی بھی دن دعا کے بغیر نہ گزرے۔ ''بلا ناغہ دعا کرنے'' کا مطلب یہ ہے کہ ''اپنی دعائیہ زندگی کو مت روکیں بلکہ اسے جاری رکھیں۔'' لیکن آپ کہتے ہیں، میں تو بس پانچ منٹ تک دعا کر سکتا ہوں۔ پس اگر آپ کی جان کی قناعت پانچ منٹ تک محدود ہو چکی ہے، تو تین منٹ تک ہی دعا کر لیں......صبح، دوپہر، اور رات کو دعا کر لیں۔ ''بلا ناغہ دعا کریں'' یہ حکمیہ جملہ ہے۔ جملے کا درمیانی حصہ کہتا ہے کہ آپ کو عمل کا فائدہ حاصل ہوگا۔

3۔ ''ہر ایک بات میں شکر گزاری کرو''۔ یہ کام آپ صرف اُسی صورت کر سکتے ہیں جب دعائیہ زندگی کو فروغ دیں گے۔ ہر ایک بات میں شکر گزاری کرنا (یہ حکمیہ

جملہ بھی ہے) اشارہ کرتا ہے کہ ایماندار، بطور جنگجو، ہر اُس بات کے لئے شکر گزار ہوتا ہے جو وقوع پذیر ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک بات اُسے موقع دیتی ہے کہ اپنی دلیری، اپنے مزاج اور اپنے کردار کو ثابت کر سکے۔

4۔ ''روح کو نہ بجھاؤ''۔ یہ کلامِ مقدس میں سے ہمیں دئے گئے اُن چار حکموں میں سے ایک ہے جن کا تعلق پاک روح کے ساتھ ہمارے رشتہ سے ہے۔ ہمیں افسیوں 18:5 میں حکم دیا گیا ہے کہ ''روح سے معمور ہوتے جاؤ۔'' اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنی زندگیاں خدا کے روح کے تابع کر دیتے ہیں۔ ہمیں گلتیوں 16:5 میں حکم دیا گیا ہے کہ ''روح میں چلو''۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں پاک روح سے مسلسل معمور ہو کر اپنے طرزِ حیات کو پاک روح کی ہدایت کے مطابق بنائے جانے کا موقع دینا چاہئے۔ ہمیں افسیوں 30:4 میں حکم دیا گیا ہے کہ ''پاک روح کو رنجیدہ نہ کرو۔'' جب ہم گناہ کرتے ہیں تو اُسے رنجیدہ کرتے ہیں۔ ہمیں (1 تھسلنیکیوں 19:5 میں حکم دیا گیا ہے کہ ''روح کو نہ بجھاؤ''۔ یہ پاک روح کو مردہ دلی اور بے توجہی کی وجہ سے بجھاتے ہیں۔ یونانی زبان کے لفظ sbennumi کا مطلب ہے ''برباد ہو جانا، ساز و سامان کی کمی کی وجہ سے مر جانا۔'' اگر ہم خدا کے کلام سے خوراک نہ لے کر اپنی جان کو فاقہ کشی کرواتے ہیں۔

پولس رسول ہمیں بتاتا ہے کہ کون سی چیز شعلہ کو بجھا دیتی ہے کیونکہ پاک روح کو نہ بجھانے والے حکم کا اِس حکم کے ساتھ تعلق ہے کہ ''نبوتوں کی حقارت نہ کرو۔'' اُن ایام میں نبی ہوا کرتے تھے...... ایسے لوگ جو کھڑے ہو کر خدا کے کلام کی تعلیم دیتے تھے اور دوسرے لوگ سُنتے تھے...... بالکل آج کی جدید بائبل کلاس کی طرح۔ اور جس

طرح وہ آج بھی کرتے ہیں، بعض لوگ شاید اس طرح سے کہیں کہ ''آہ، دوبارہ نہیں، میں تو پہلے بھی سُن چکا ہوں۔'' بھوکی جان کبھی ایسا نہیں کہتی۔ بھوکی جان کبھی بھی سچائی کو متعدد بار نہیں سن سکتی۔ یہ خدا کے کلام کی حقارت کرنے کا ایک طریقہ ہے۔ بربادی اور خدا کے کلام پر عدم توجہی پاک روح کو بجھاتی ہے اور شعلہ بجھ جاتا ہے۔

5۔ ''نبوتوں کی حقارت نہ کرو''۔ یاد رکھیں کہ نبوت صرف مستقبل کے بارے میں بیان کرنے کا نام نہیں ہے، بلکہ خدا کے کلام کی گفت وشنید بھی نبوت ہے۔ حقارت کے معنی ہیں ''بے قدری'' کرنا، کچھ نہ جاننا، بے کار جاننا۔'' خدا کے کلام کو بے کار جان کر اس کی بے عزتی نہ کریں کیونکہ یہ آپ کی زندگی کا دم ہے۔

6۔ ''سب باتوں کو آزماؤ''۔ آزمانے کے لئے یونانی زبان کے لفظ dokimazo کا مطلب ہے ''ثابت کرنا، تصدیق کرنے کے مقصد کی خاطر کسی چیز کو پرکھنا۔'' فعل حال حکمیہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ خدا کا کلام لیں، اُن ہدایات کو لیں جو آپ کو دی جائیں اور اِسے آزمائیں۔ یہ آپ کو ذمہ داری عائد کرتا ہے کیونکہ آپ کو اس کا اطلاق کرنا ہے۔

7۔ ''جو اچھی ہو اُسے پکڑے رہو''۔ ''پکڑے رہنے'' کا لفظی مطلب ہے ''تھام کر رکھنا، ہدایات کے مشمولات کو ملکیت بنا لینا۔'' یہاں پر ''اچھی'' کے لئے یونانی لفظ kalos ہے جس کے معنی ہیں باعزت، اور قابلِ تعظیم۔ آپ قابلِ تعظیم ہدایات کی باتوں کو ملکیت بنا لینے کے لائق ہوتے ہیں، یعنی اُس معلومات کو جو آپ کو اپنی ذات میں سے باہر کھینچ لاتی اور آپ کو فکر وعمل کی دعوت دیتی ہے۔

اسی طرح سے آپ منصب بھی حاصل کرتے ہیں۔ کسی بھی تنظیم میں پرکھے

جانے کے بغیر کبھی کسی کو کوئی منصب نہیں ملتا۔بعض اوقات آپ کامیاب ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ناکام بھی رہتے ہیں۔آپ کے ناکام ہونے جیسی حقیقت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ کو کبھی اعلیٰ منصب نہیں مل سکتا؛ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ آپ کو اس میں تھوڑی سی دیر لگے گی۔پس آپ چلتے رہیں۔

8۔''ہر قسم کی بدی سے بچے رہو''۔''بچے رہنا'' کا مطلب ہے اپنے آپ سے دُور رکھنا۔یہاں جس لفظ کا ترجمہ ''ہر طرح کی برائی سے'' کیا گیا ہے وہ لفظ ''سے'' ہرگز نہیں ہے۔یہ آیت کہتی ہے کہ ہر ''قِسم'' کی یا ''درجہ'' کی برائی سے بچے رہو۔یہاں یہ نہیں کہا جا رہا کہ ہر اُس چیز سے بچے رہو جو بُری معلوم ہوتی ہے، کیونکہ جتنے بھی کام آپ کرتے ہیں وہ تقریباً سارے ہی کسی دوسرے کو بُرے معلوم ہو سکتے ہیں۔

پولس کا نظریہ یہ ہے: آپ دنیا کو بدل نہیں سکتے لیکن جہاں آپ کھڑے ہیں وہاں تبدیلی لا سکتے ہیں۔خدا آپ سے بحیثیتِ ایماندار صرف اِسی بات کا مطالبہ کر رہا ہے۔اپنے قدم مضبوطی سے ٹِکائیں، اِس زمین کے ایک خطہ کا دعویٰ کریں اور تبدیلی لائیں......کوئی فرق پیدا کریں۔اس دنیا کو تبدیل کرنے کا آپ کے لئے صرف ایک ہی راستہ ہے......جس زمین پر آپ کھڑے ہیں اُسے اسی وقت بدل ڈالیں۔اے مسیحی، تجھے اپنے پاؤں مضبوطی سے ٹکانے ہیں اور ضابطہء اخلاق پر کھڑے ہونا ہے، جس مقصد کے لئے لڑ رہے ہو اُس پر یقین رکھنا ہے اور کبھی پیچھے نہیں ہٹنا!

یہ کئی افراد کے ساتھ مل کر ایک موثر اکائی، ایک مقامی کلیسیا بنانے کا طریقہ ہے۔جماعت تشکیل دینے کے لئے پولس نے ہمیں چار تقاضے دیئے ہیں (ا) ہم

آہنگی قائم کی جائے؛(2)پیشواؤں کی عزت کی جائے؛(3)اختیار کا متوازن اور باشعور استعمال ہو؛اور(4)باقاعدہ نظم وضبط ہو......یعنی ضابطۂ تعظیم۔

تھسلنیکیوں کی کلیسیا کو پولس رسول نے مثالی کلیسیا کہا ہے،اس وجہ سے نہیں کہ اس کے اراکین سارے کے سارے اچھے باکمال لوگ تھے(تھسلنیکیوں کی کلیسیا میں بھی دیگر لوگوں کی طرح خرابی پیدا کرنے والے کئی لوگ تھے)۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اُن کے پاس یکساں مقصد تھا......مسیح میں اپنی یک جہتی کے ساتھ اپنے مشترکہ دشمن کے خلاف جنگ لڑنا۔